نمبر ۸۹ | مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۵ جنوری بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ کھانسی میں تو دو دن سے کمی ہے۔ لیکن آج شب گلے کے درد کی وجہ سے کچھ بخار ہوگیا۔ [illegible] میں خرابی اور بھوک نہ لگنے کے باعث گزشتہ شب کھانا بھی نہ کھا سکے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

دفتر پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت صدقۃ الفطر نقدی اور پارچات کی صورت میں مقامی غربا و مساکین میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے مرکزی کارکنوں کی افطاری کے لئے دفتر محاسب میں کچھ رقم بھجوائی تھی ۲۳ جنوری اس کی شیرینی خرید کر تقسیم کی گئی۔

ضروری اعلان درس قرآن شریف کے اختتام پر دعا کے متعلق جو اطلاع دی گئی ہے کہ ۲۵ جنوری کو ہوگی وہ صحیح نہیں ہے بلکہ

عید الفطر کے متعلق احکام

رمضان المبارک کے اختتام پر اسلام نے عید الفطر مقرر کی جس طرح ہر عسر کے بعد یسر ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے بعد عید کا دن اظہار شکر اور مسرت کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس عید کے متعلق چند احکام جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہیں اور جن کی پابندی ہر مسلمان پر لازمی ہے۔ پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ عیدگاہ میں مرد، عورت، بچہ، بوڑھا۔ سب کی شمولیت ضروری ہے حضرت ام عطیہ سے روایت ہے۔ قالت قال النبی صلعم اخرجوا العواتق وذوات الخدور لیشھدن العید ودعوۃ المسلمین ولیجتنبن الحیّض مصلے الناس (مشکوٰۃ) کہ رسول مقبول نے فرمایا۔ تمام عورتوں کو نماز عید میں حاضر ہونا چاہیئے اور جو نماز ادا کرنے سے معذور ہوں۔ وہ دعا میں شامل ہو جائیں۔ ۲۔ عید کے دن غسل کرنا نئے یا صاف کپڑے پہننا۔ اور خوشبو لگانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ کان النبی صلعم یغتسل یوم الفطر و یوم الاضحیٰ۔ کہ رسول مقبول عیدین کے روز غسل فرمایا کرتے۔ ۳۔ عید الفطر کے دن نماز سے قبل کچھ کھا لینا مستحب ہے عن النبی کان رسول اللہ صلعم لا یغدو یوم الفطر حتیٰ یاکل تمرات (مشکوٰۃ) کہ رسول مقبول عید الفطر میں نماز سے قبل کچھ کھجوریں کھا لیتے تھے ۴۔ جس راستہ سے انسان عیدگاہ میں جائے۔ آتی دفعہ بہتر ہے۔ کہ دوسرا راستہ اختیار کرے۔ حدیث میں ہے کان النبی صلعم اذا کان یوم عید خالف الطریق۔ کہ رسول مقبول جس راستہ سے عیدگاہ میں تشریف لے جاتے۔ آتی دفعہ دوسرے راستہ سے واپس آتے ۵۔ عید کی نماز میں اقامت اور اذان نہیں ہوتی۔ عن جابرؓ قال شھدت الصلوٰۃ مع النبی صلعم فی یوم عیدٍ فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبولؐ کے ساتھ نماز عید ادا کی بغیر اذان اور اقامت کے ۶۔ نماز عید میں خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں مذکور ہے فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ کہ حضور صلعم نے نماز عید خطبہ سے پہلے ادا فرمائی۔ ۷۔ نماز عید میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ عن النبی صلعم انہ کبر فی صلوٰۃ العید سبعًا وخمسًا

تبلیغی رپورٹ

احمدیہ مشن لنڈن کی اسلامی خدمات

مسجد میں آنے والوں کو تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں بیس غیر مسلم اصحاب مسجد میں آئے جن کو اسلام کے متعلق واقفیت بہم پہونچاتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان لاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دوسرے انبیاء کو بھی صادق تسلیم کرتے ہوئے بین الاقوامی اتحاد کی بنیاد رکھتے ہیں۔ ان میں سے کئی ہمارے اتوار کے درس میں بھی شامل ہوئے۔ اور ہمارے طریق عبادت کو دیکھا۔ دس بارہ غیر احمدی مسلمان بھی اس عرصہ میں آئے۔ جن کو سلسلہ کے حالات بتائے گئے۔ اور اکثر ہمارے کام کو دیکھ کر خوش ہوئے ؛

نومسلموں کی تربیت

ہر اتوار کو قرآن مجید کے درس کے علاوہ کسی نہ کسی کتاب کا بھی درس دیا جاتا رہا۔ اور اس طرح نومسلموں کی دینی واقفیت میں اضافہ کیا گیا۔ جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو بھی جب فرصت ہوتی۔ مسجد میں تشریف لاتے پچھلے اتوار روزہ کی فلاسفی پر حاضرین کے سامنے مختصر تقریر فرمائی ؛

رمضان کے شروع ہونے کی اطلاع تمام احباب کو بذریعہ چٹھی دے دی گئی تھی۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض نومسلم دوست روزے رکھتے۔ اور اوقات وغیرہ کی نہایت احتیاط کے ساتھ پابندی کر رہے ہیں۔ ان میں سے مسٹر مبارک احمد فیلڈنگ اور مسٹر ایم جورڈان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص میں ترقی دے ؛

کلبوں میں تقریریں

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے اس عرصہ میں سات روٹری کلبوں میں "اسلام" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جن میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور حاضرین کو اسلامی عقائد سے آگاہ کیا۔ قرآن مجید کی ہر پہلو کے لحاظ سے مکمل تعلیم کا ذکر کیا۔ عام طور پر لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور شکریہ کے ووٹ پاس کئے ایک کلب میں ایک ہیڈ ماسٹر نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ یہ اس طرح اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کچھ جوش کا اظہار کیا۔ لیکن کلب کے سکرٹری کی بعد میں چٹھی آئی۔ کہ اکثر سامعین بہت خوش ہیں۔ کہ ان کے معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوا۔ بعض جگہ سامعین نے سود وغیرہ کے متعلق سوالات بھی کئے۔ جن کے مکرم خانصاحب نے جواب دیئے۔ ان تقاریر کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو آپ نے تبلیغی چٹھیاں لکھیں۔ اور تبلیغی لٹریچر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

ہائیڈ پارک میں لیکچر

خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں ہفتہ واری جلسوں میں چھ تقاریر کیں۔ یہ جلسہ ہر ہفتہ ہائیڈ پارک میں کیا جاتا ہے۔ وہاں ایک خاص جگہ تقریروں کے لئے مقرر ہے۔ اور مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ عیسائیوں کی کئی سوسائٹیاں بھی باقاعدہ اجلاس کرتی ہیں۔ لوگ بکثرت جمع ہوتے ہیں۔ اکثر توجہ سے سنتے اور سوالات کرتے ہیں۔ ان تقاریر میں سے ایک خاص طور پر "اسلام میں عورت کی حیثیت" دوسری "قرآن مجید کی فضیلت" پر اور تیسری "انجیل سے آنحضرت صلعم کی صداقت" پر ہوئی۔ باقیوں میں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بیان کی گئی۔ ان تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اکثر ذکر آجاتا ہے۔ اور کئی دفعہ مسیح کی آمد ثانی کی حقیقت کو واضح کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ سامعین میں سے بعض نے اسلام کے متعلق مطالعہ کرنے کے لئے کتب دریافت کیں۔ بعض نے مجھ سے پڑھنے کے لئے رسالے لئے۔ اور اب اور کتب پڑھنے کی خواہش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو سچائی کی تلاش میں کامیاب کرے ؛

لارڈ مسٹن کو تبلیغ

خاکسار لنڈن سے باہر Teddington کی ایک میٹنگ میں گیا۔ جس میں لارڈ مسٹن جو یو۔پی میں گورنر رہ چکے ہیں۔ پریذیڈنٹ تھے واپسی پر خاکسار ان کے ہمراہ گاڑی میں لنڈن آیا۔ اور ان کو اسلام کے متعلق تبلیغ کی بنیادی عقائد بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے بھی پیش کیا۔ اور مسیح کی آمد ثانی ایلیا کے واقعہ سے واضح کی۔ وہ ہماری مسجد اور نومسلموں کے حالات دریافت کرتے رہے۔ جو بتائے گئے اور اپنے دوسرے مشنوں کا بھی ذکر کیا۔ اسی میٹنگ کا نوجوان سکرٹری خاکسار کی دعوت پر مسجد میں آیا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک دوست بھی تھا۔ ان کی خواہش پر خاکسار نے دو اڑھائی گھنٹہ بالتفصیل اسلام کی فضیلت اور اختصاراً اپنے تمام عقائد با دلائل بیان کئے۔ اس نے پھر کسی اتوار کو آنے کا وعدہ کیا ؛

خاکسار محمد یار عارف مبلغ انگلستان۔ ۴ جنوری ۱۹۳۳ء

عید مبارک کی خوشی میں

"الفضل" کے متعلق اپنی ذمہ واری بھول نہ جائیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کئی ہزار نمائندگان جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خطاب فرمایا۔ کہ :-

"الفضل" کی پندرہ سال قبل جتنی اشاعت تھی۔ اتنی ہی اب بھی ہے۔ حالانکہ پچھلے دس سال کے متعلق ہمارا اندازہ نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹ کہتی ہے۔ کہ جماعت دگنی ہو گئی ہے۔ مگر "الفضل" کی اشاعت اتنی ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت نے "الفضل" کے متعلق اپنی ذمہ واری کو محسوس نہیں کیا۔ مذہب کو قائم رکھنے کے لئے مذہبی روح کی ضرورت ہوتی ہے۔"

پس مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کے تمام امراء و پریذیڈنٹ و سکرٹری و دیگر احباب توجہ فرمائیں۔ اور جو "الفضل" کے خریدار نہیں۔ وہ خریدار بن جائیں۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ وہ اپنے اقرباء و احباء کو خریداری کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؛

(مینیجر الفضل قادیان)

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کا استقبال

ساحل بمبئی پر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہر۔ ملک و ملت کے حقیقی بہی خواہ اپنی زبردست فاضلانہ اور باطل شکن تقاریر سے فضائے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس لنڈن کو تبدیل کر دینے والے اسلامی لیڈر ریٹ ہیبل ہور اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے خراج تحسین حاصل کرنے اور متعدد ولائتی اور ہندوستانی پریس سے اپنے مؤثر دلائل اور اپنے بیان کی برجستگی کا اعتراف کرانے والے جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب ۱۹ر کو ۱ بجے شام بذریعہ راولپنڈی جہاز وارد بمبئی ہوئے۔ بندرگاہ پر احمدی احباب کے علاوہ سر رفیع الدین احمد سابق ایگزیکٹیو منسٹر صوبہ بمبئی۔ اور فارن سکرٹری جناب ملا سیف الدین طاہر صاحب پیشوائے بوہرہ جماعت اور بعض دیگر اکابر و عمائد بھی تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

علوم مشرقیہ کے متعلق پنجاب یونیورسٹی کا افسوسناک طریق عمل

تحقیقاتی کمیشن کی توجہ کے لئے ایک ضروری امر

پنجاب یونی ورسٹی کے متعلق مسلمانوں کی شکایات

پنجاب یونی ورسٹی اگرچہ سرکاری یونی ورسٹی کہلاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے تمام انتظامی اور تعلیمی شعبوں پر ہندوؤں اور متعصب آریہ سماجیوں کا قبضہ ہے۔ اس لئے ایک عرصہ واقعات اور شہادات کی بناء پر مسلمانان پنجاب اسے آریہ یونی ورسٹی ثابت کر رہے ہیں۔ اور اس کے مسلم کش رویہ کے خلاف شکایات پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس یونی ورسٹی کے آریہ منتظمین نے نہ صرف صوبہ کی اکثریت یعنی مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کی طرف کبھی ہمدردانہ توجہ نہیں کی۔ بلکہ اپنے قبضہ و اقتدار کے باعث مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے متعلق نہایت غفلت اور لاپرواہی کا برتاؤ روا رکھا۔

پنجاب یونیورسٹی اور السنہ مشرقیہ

یہی نہیں۔ بلکہ وہ مشرقی زبانیں جو مسلمانوں کی مذہبی اور قومی زبانیں ہونے کی وجہ سے ان کے نزدیک بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی تعلیم میں روکاوٹیں پیدا کرنے اور ان کی ترقی کو روکنے کے لئے نہایت افسوسناک طریق عمل جاری رکھا۔ چنانچہ کئی سال سے پنجاب یونی ورسٹی کے شعبہ السنہ مشرقیہ کے امتحانات کے نتائج اس قدر خراب اور اتنے بُرے نکل رہے ہیں۔ جو یونی ورسٹی کے لئے نہایت ہی شرمناک اور مسلمانوں کے لئے بے حد نقصان رساں ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ یونی ورسٹی نے السنہ مشرقیہ یعنی عربی۔ فارسی اور اُردو زبانوں کے امتحانات کے نصاب ایسے رائج کر رکھے ہیں۔ جو طلباء میں حقیقی قابلیت پیدا کرنے کی بجائے انہیں محض طوطے کی طرح کتابیں رٹنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ امتحانات کے پرچے مرتب کرنے والے ایسے لوگ منتخب کئے جاتے ہیں۔ جن کی مشکل پسندی سہل انگاری اور ناقابلیت طلباء کی کامیابی کی راہ میں سنگ گراں ثابت ہوتی ہے۔ اور ایسے پرچوں کے متعلق بے قاعدگیاں بلکہ بے ہودگیاں کئی بار خود یونی ورسٹی پر واضح ہو چکی ہیں۔

السنہ مشرقیہ کے طلباء کے لئے مشکلات

اس کے علاوہ اور بھی کئی رنگ میں السنہ مشرقیہ کے متعلق مشکلات پیدا کرنے کے خطرات رونما ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں ہی اس وجہ سے مسلمانان پنجاب میں بے حد تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ کہ پنجاب یونی ورسٹی کے بورڈ آف اورنٹیل فیکلٹی کے اجلاس میں یہ تجویز پیش ہونے والی تھی۔ کہ آئندہ ابتدائی امتحانات پاس کئے بغیر منشی فاضل یا مولوی فاضل کا امتحان دینے کی اجازت واپس لے لی جائے۔ اور ہر شخص کے لئے ضروری قرار دے دیا جائے۔ کہ وہ پہلے منشی یا مولوی کا امتحان دے۔ اس کے بعد منشی عالم یا مولوی عالم کا امتحان پاس کرے۔ اور پھر منشی فاضل یا مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہو۔ اس طرح السنہ مشرقیہ کے طلباء کو جو عموماً حکومت کی بے اعتنائی کی وجہ سے عام طور پر غریب اور نادار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناقابل برداشت اخراجات کا متحمل بنانے کی تجویز تھی۔ بلکہ ان کی زندگی کے کئی سال ضائع کرنے کا بھی انتظام پیش نظر تھا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ چند مسلمان طلباء جو کسی نہ کسی طرح مولوی فاضل یا منشی فاضل کے امتحانات میں شریک ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی نہ ہو سکتے اور کارپردازان یونی ورسٹی اس بناء پر اس شعبہ کو بند کر دیتے۔ کہ اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔

مسلمانوں نے اس تجویز کے خطرات سے آگاہ ہو کر اس کے خلاف پُرزور آواز بلند کی۔ اور اس وقت تک وہ عمل میں نہ لائی جا سکی۔ لیکن اس سے جو غرض مدنظر تھی۔ یعنی السنہ مشرقیہ کی ترویج کو روکنا۔ اور ان کے لئے مشکلات پیدا کرنا۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یونی ورسٹی پر قابو یافتہ لوگوں کی نظر سے اوجھل نہیں ہوئی۔

تحقیقاتی کمیشن کا تقرر

چونکہ پنجاب یونی ورسٹی کے متعلق مسلمانان پنجاب میں بے چینی اور اضطراب روز بروز بڑھ رہا تھا۔ اور مسلمانوں کی شکایات میں اضافہ ہو رہا تھا۔ جن میں السنہ مشرقیہ کے متعلق مخالفانہ رویہ رکھنے کی شکایت خاص طور پر اہمیت رکھتی تھی۔ اس لئے حکومت کو یونی ورسٹی کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اگرچہ ہندوؤں نے جنہیں یونی ورسٹی پر ہر پہلو سے خود مختارانہ اقتدار حاصل تھا۔ اس کی سخت مخالفت کی۔ تاہم حکومت کو کمیشن مقرر کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔

بے چینی پیدا کرنے والی افواہیں۔

پچھلے دنوں اس کمیشن نے تحقیقات کا کام شروع کیا۔ اور گو ابھی تک اس کی رپورٹ شائع نہیں ہوئی۔ اور جو کچھ اس نے تحقیقات کی۔ وہ در پردہ تھی۔ اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کمیشن کن نتائج پر پہنچا ہے۔ اور وہ نتائج یونی ورسٹی کی اصلاح اور مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے کہاں تک موثر ہو سکتے ہیں لیکن اس وقت اس قسم کی افواہیں مسلمانان پنجاب میں سخت بے چینی پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔ کہ اورنٹیل کالج لاہور کو توڑ دینے۔ اور السنہ مشرقیہ کی حیثیت کو کم کرنے کی تجاویز تحقیقاتی کمیشن کے زیر غور ہیں۔

ارکان کمیشن سے گزارش

اگر یہ بات درست ہے۔ تو ہم تحقیقاتی کمیشن کے معزز ارکان کی خدمت میں گزارش کریں گے۔ کہ وہ مشرقی علوم والسنہ کی تعلیم کے متعلق قطعاً کوئی ایسا فیصلہ نہ کریں۔ جس کی وجہ سے صوبہ کی اکثریت یہ سمجھنے پر مجبور ہو۔ کہ پنجاب میں ان علوم کا خاتمہ کر دینے یا ان کی حیثیت اور وقعت کو اس سے بھی کم کر دینے کی کوشش کی گئی ہے جس کے خلاف ایک عرصہ سے مسلمان نہایت پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مسلمانان پنجاب کا اس وقت تک یہ مطالبہ رہا ہے۔ کہ اورنٹیل کالج میں جو نقائص پائے جاتے ہیں۔ ان کی مناسب اور موزون طریق سے اصلاح کی جائے۔ تا کہ مشرقی علوم والسنہ کی تعلیم وہی حیثیت اختیار کر سکے۔ جو مغربی علوم والسنہ کو حاصل ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ پنجاب یونی ورسٹی یا اس کا اورنٹیل کالج عربی۔ فارسی اور اُردو کی تعلیم کے انتظامات پر پہلے کی نسبت بہت زیادہ توجہ مبذول کرے۔ لیکن اگر خدانخواستہ کوئی ایسا فیصلہ کر دیا گیا۔ جو مسلمانان پنجاب کے اس مطالبہ کو مسترد کر دینے اور انہیں علوم مشرقیہ کے بارے میں پنجاب یونی ورسٹی کے متعلق پہلے سے بھی زیادہ مایوس کر دینے کا باعث ہوا۔ تو اس کا انجام نہایت ہی خطرناک ہو گا۔

مسلمان برداشت نہ کریں گے

مسلمان قطعاً برداشت نہ کریں گے۔ کہ وہ زبانیں جو ان کی تہذیب

ان کے تمدن۔ ان کی شاندار روایات ان کے اسلاف کے بے مثال کارناموں۔ اور ان کے علوم کی حامل ہونے کے علاوہ ان کے مذہب کو بھی محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ انہیں ایسے صوبہ میں جہاں تمام دوسری اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ نظر تغافل سے دیں۔ عربی زبان مسلمانوں کی مذہبی اور مقدس زبان ہے جس میں خدا تعالیٰ کا کلام قرآن مجید۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ۔ اور دیگر بے شمار مذہبی کتب پائی جاتی ہیں۔ اس زبان کی ترقی اور اشاعت ہر مسلمان اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اسی طرح فارسی اور اردو میں بھی مسلمانوں کا بہت سا مذہبی لٹریچر پایا جاتا ہے۔ اور مسلمان قطعاً یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ ان کی نسلیں ان علوم والسنہ سے بے بہرہ ہو جائیں ؛

پنجاب یونیورسٹی کا فرض

پنجاب یونیورسٹی کا فرض ہے۔ کہ ان زبانوں کو وہی حیثیت دے جس کا مطالبہ صوبہ کی اکثریت کر رہی ہے۔ اور ان کی ترویج و اشاعت کے انتظامات پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسیع کرے۔ ایک طرف تو اورنٹیل کالج کے نقائص کو دور کیا جائے۔ نصاب تعلیم میں اصلاح کی جائے۔ اور اسے ہر طرح مفید اور فائدہ رساں بنایا جائے۔ دوسری طرف صوبہ کے دیگر مقامات میں السنہ مشرقیہ کی تعلیم کا جو انتظام ہو اس میں مدد دی جائے ؛

جامعہ احمدیہ قادیان

مثلاً قادیان میں جامعہ احمدیہ ایک ایسی درسگاہ ہے۔ جو علوم عربیہ کی تعلیم کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ ہر سال اس درسگاہ کے توسط سے ایک بہت بڑی طلباء کی تعداد علوم مشرقیہ کے امتحانات میں شریک ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر کئی سال سے جاری ہے۔ لیکن پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اس وقت تک کوئی امداد نہیں دی جا رہی۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کی توجہ علوم مشرقیہ کی ترویج کے متعلق اتنی نہیں جتنی ہونی چاہیئے۔ یونیورسٹی کا یہ طریق عمل آئندہ جاری نہیں رہنا چاہیئے۔ اور اُسے ہر ایسی درسگاہ کی فراخدلی کے ساتھ امداد کرنی چاہیئے۔ جو السنہ مشرقیہ کی اشاعت کے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہو ؛

غرض پنجاب یونیورسٹی کے تحقیقاتی کمیشن کو علوم والسنہ مشرقیہ کے متعلق کوئی فیصلہ کرتے وقت مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے ان علوم کی اہمیت کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے وہ مطالبات جو اس وقت تک یونیورسٹی پر قابو یافتہ طبقہ نے نظر تغافل کر رکھے ہیں ان کو پورا کرنے کا انتظام ہو جائے۔ تاکہ مسلمانوں کی بے چینی دور ہو۔ اور وہ تعلیم میں ترقی کر سکیں ؛

غیر احمدی بیوی اور رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کی ضرورت

اپنی آئندہ نسلوں کو دیندار اور احمدیت پر پختہ بنانے میں جس قدر دخل ماؤں کو حاصل ہے۔ اتنا کسی اور کو نہیں ہے۔ اور جن بچوں کی تربیت مائیں اعلیٰ درجہ کی کرتی ہیں۔ وہ نہایت قابل ہوتے ہیں۔ لیکن جن کی تربیت ناقص ہوتی ہے۔ وہ قوم کے لئے مفید ہونے کی بجائے نقصان رساں ثابت ہوتے ہیں۔ یہ بالکل واضح بات ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض ایسے گھرانے ہیں۔ جن کے مرد تو نہایت مخلص احمدی اور سلسلہ احمدیہ کے شیدائی ہیں۔ مگر ان کی خواتین احمدی نہیں۔ اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ مرد ان کو احمدیت میں داخل کرنے کی طرف پوری توجہ بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ جب وہ اپنی دینی اور دنیوی بہتری احمدیت میں داخل ہونے میں سمجھتے ہیں۔ اور احمدیت کو اپنے لئے نعمت بے بہا قرار دیتے ہیں۔ تو پھر اپنی بیوی یا اپنے گھرانے کی دوسری خواتین کو اس نعمت سے محروم رکھنا دینی اور اخلاقی دونوں لحاظ سے نہایت افسوسناک ہے۔ علاوہ ازیں جبکہ ہر ایک احمدی دوسروں کو تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ تو اس کے لئے اپنے گھر کی خواتین اور رشتہ داروں کو نظر انداز کئے رکھنا کس طرح روا ہو سکتا ہے ؛

پس وہ احباب جن کے گھرانہ کی عورتیں تا حال احمدیت میں داخل نہیں۔ انہیں بہت جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور اس وقت تک چین نہ لینا چاہیئے جب تک اپنے خاندان کے تمام چھوٹے بڑے مردوں عورتوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ کر لیں۔ رشتہ داروں اور خاص کر عورتوں کے احمدی نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف ایسا شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک سخت مواخذہ کے نیچے آتا ہے۔ بلکہ ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ احمدی مرد کے فوت ہو جانے پر اس کی ساری اولاد احمدیت سے دور چلی جاتی ہے اور بسا اوقات اس کا احمدیت سے اس لئے کوئی تعلق نہیں رہتا کہ وہ غیر احمدی رشتہ داروں کے قبضہ میں جا پھنستی ہے۔ اس طرح ایک احمدی کی اولاد کا ضائع ہونا نہایت ہی رنجدہ امر ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے ان رشتہ داروں کو جو احمدی نہ ہوں۔ اور خاص کر اپنی بیویوں کو احمدیت میں اس قدر پختہ بنا دیں۔ کہ اگر اولاد کی تربیت اور نگرانی کی ساری ذمہ داری ان پر عائد ہو۔ تو وہ اس میں کامیاب ہو سکیں۔ اور اپنی اولاد کو جماعت کے لئے قابل فخر بنا سکیں ؛

سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ شخص جو حتی الامکان اپنی بیوی کے جسمانی آرام و آسائش خوشی و خورسندی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کے لئے روحانی زینت اور روحانی انعامات کا انتظام نہ کرے۔ تبلیغ احمدیت کے متعلق سستی اور کوتاہی ظاہر کرتی ہے۔ کہ ایسے اصحاب اپنے بیوی بچوں کی حقیقی خیر خواہی سے قطعاً غافل ہیں۔ اس غفلت کو بہت جلد دور کر دینا چاہیئے ؛

گاندھی جی کی حقیقت

اگرچہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو گاندھی جی کی ہر بات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور خواہ جو کچھ وہ کہیں۔ وہ عقل و معقولیت سے کتنا ہی دور ہو۔ اس کی حمایت شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں جنہیں غور و فکر کے بعد اپنے سابقہ طریق عمل میں نمایاں تبدیلی کرنی پڑی ہے انہیں میں سے ایک مشہور شخص مدراس کے مسٹر ایم۔ کے آچاریہ ہیں۔ جو کسی زمانہ میں اسمبلی کی سوراج پارٹی کے ممبر تھے۔ اور گاندھی جی کے خاص شیدائیوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ انہوں نے اچھوتوں کے متعلق گاندھی جی کی تحریک کے خلاف ایک بیان میں کہا ہے:-

”ایک وقت تھا۔ جب میں بھی مہاتما گاندھی کو سچا مہاتما سمجھتا تھا۔ وہ دوسروں کی غلامانہ ذہنیت کو سخت مطعون کرتے تھے۔ میں ان کے اس فعل کو درست سمجھتا تھا۔ اور اس طرح گمراہ ہوتا تھا۔ مزید برآں ان کے عدم تشدد کے نمائشی پیغام۔ چرخہ کے شور و شر اور ان کی لنگوٹی نے بھی مجھ کو بہت گمراہ کیا۔ کچھ عرصہ تو میں ان کا گرویدہ رہا۔ لیکن ایک موقعہ پر جب مجھے ان کے پاس بیٹھنے۔ اور ٹھیرنے کا اتفاق ہوا۔ تو حقیقت آشکار ہو گئی۔“

(پرتاپ ۱۸۔ جنوری)

یہ حقیقت دُوسروں پر بھی آشکار ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ غور و فکر سے کام لیں ؛

قابل رحم حالت

چند دن ہوئے مسلمانان ٹڈھا ڈا کی طرف سے اخبارات میں ایک اپیل شائع ہوئی تھی۔ جس میں حادثات قتل کے بعد اس علاقہ کے مسلمانوں کی مظلومی اور بے کسی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ جہاں ہندوؤں کے بہت سے ممبران کونسل بھائی کے نمائندے بہت سے وکلاء اور اخباروں کے نمائندے ہر وقت ان کی امداد کے لئے آتے رہتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی کسی نمائندہ جماعت نے احمدی جماعت قادیان کے سوائے درخواستوں و تاروں کے باوجود ہماری راہ نمائی کا فرض ادا نہیں کیا۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعتیں ہماری راہنمائی کریں۔ اور اپنے اپنے نمائندے بھیجکر واقعات کا مطالعہ کریں ؛

یہ اپیل اخبار ”جریدہ“ نے اپنے ۲۰۔ جنوری کے پرچہ میں شائع کی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ نے ان مظلومین کی جو امداد کی ہے۔ اور ایسی حالت میں کی ہے۔ جبکہ کسی اور ذمہ دار انجمن نے باوجود ان کی درخواستوں اور تاروں کے خبر تک نہیں لی۔ وہ اخبار مذکور کو سخت ناگوار گزری ہے۔ چنانچہ اس نے اصل مضمون میں سے جو کئی دُوسرے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ وہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔ جن میں صرف احمدی جماعت کے امداد کرنے کا اعتراف کیا گیا ہے ؛ اس کے متعلق ہم سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ نہایت ہی قابل رحم حالت ہے ان لوگوں کی۔ جو نہ تو اپنے مظلوم بھائیوں کی خود امداد کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کی امداد گوارا کرتے ہیں۔

68

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کا بابرکت آخری عشرہ

دعاؤں کی قبولیت کے ایام

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۳ء

رہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ کھانسی کی وجہ سے میرا گلا ابھی صاف نہیں ہوا۔ اس لئے زیادہ تو نہیں بول سکتا۔ لیکن چونکہ یہ

رمضان کا آخری عشرہ

۔ اور خصوصیت کے ساتھ برکات کے دن ہیں۔ اس لئے جماعت دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ جس حد تک ہو سکے ے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے کاموں کی کامیابی کو دعاؤں پر مبنی کیا ہے۔ اور یہی ایک ایسی ے۔ جس کے ذریعہ مشکل سے مشکل کام میں کامیابی ہو جاتی نادان اپنی نادانی سے بعض ایسی دعاؤں کی وجہ سے جو

اللہ تعالےٰ کی مصلحت

ت قبول نہیں ہوتیں۔ یا بعض ایسی دعاؤں کی وجہ سے جن ت وہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ قبول نہیں ہوئیں۔ اس غلط فہمی ہو جاتا ہے۔ کہ دعا ایک بے فائدہ چیز ہے۔ حالانکہ دعا ایسا

زبردست آلہ اور زبردست ہتھیار

س کے ذریعہ اگر پہاڑوں کو بھی ہلایا جائے۔ تو وہ ہل جاتے ے بڑے ہتھیار جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئے ہیں۔ جن کو یا نہیں جانتی تھی۔ وہ

توپ اور بم

ی توپ کے گولہ کا لگنا بھی یقینی نہیں ہوتا۔ اور توپ بھی ا پر جاکر آخر ختم ہو جاتی ہے۔ ہوائی جہاز کے بم بھی اکثر خطا یں۔ پھر ان سے بچنے کے ذرائع بھی موجود ہیں۔ لیکن دعا

ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے حملہ سے بچاؤ کسی کے لئے ممکن نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہود کی خفیہ ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ایران کے بادشاہ کو جو آج کل کی انگریزی حکومت کی طرح

نصف کرہ عالم پر قابض

تھا۔ اور تمام ایشیا میں اس کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ میرے مخالف ہیں۔ اور شاید میری سرحد پر فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں اس نے اپنے یمن کے گورنر کے نام خط لکھا۔ کہ میں نے سنا ہے عرب میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے۔ جو

نبوت کا مدعی

ہے۔ تم فوراً اسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ ایرانی حکومت کا جو دبدبہ اور رعب اس زمانہ میں تھا۔ اور جسقدر شوکت اسے حاصل تھی۔ اس کو دیکھتے ہوئے یمن کے گورنر نے گرفتاری کے لئے کوئی فوج بھیجنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ بلکہ صرف تین آدمی بھیج دیئے۔ اور انہیں حکم دیا۔ کہ جاکر اس شخص کو لے آؤ۔ ساتھ ہی نصیحت کی۔ کہ شاید عرب کا باشندہ ہونے کی وجہ سے وہ

کسریٰ کی شان و شوکت

سے ناواقف ہو۔ اس لئے اسے کہنا۔ کہ وہ بغیر کسی حجت اور قیل و قال کے آجائے۔ میں کسریٰ کے پاس اس کی سفارش کروں گا۔ اور کہوں گا کہ اگر اس کا قصور بھی ہے۔ تو معاف کر دے۔ وہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آکر اپنا یہ مقصد بیان

کیا۔ کہ ہم اس لئے آئے ہیں۔ کہ تا آپ کو گورنر یمن کے پاس حاضر کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تیسرے دن اس کا جواب دوں گا انہوں نے کہا۔ ہم خیر خواہی سے آپ کو کہتے ہیں۔ کہ کسی نے کسریٰ کے پاس آپ کی جھوٹی شکایت کر دی ہے۔ اگر آپ گورنر یمن کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ تو وہ آپ کی

سفارش کا وعدہ

کرتے ہیں۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ اور فرمایا میں تیسرے دن اس کا جواب دوں گا۔ آپ مدینہ میں تھے۔ اور کسریٰ مدائن میں۔ مدینہ اور مدائن کے درمیان

بیسیوں مضبوط قلعے

تھے۔ جن میں دس دس پندرہ پندرہ ہزار فوجی تھے۔ مدائن کو فتح کرتے وقت باوجود اس کے کہ اسلامی لشکر سیلاب کی طرح بڑھتا چلا جاتا تھا۔ پھر بھی سالہا سال لگے۔ اور ہزارہا مسلمان ایک ایک لڑائی میں شہید ہوئے۔ مگر باوجود اس کے کہ ہزاروں آدمیوں کے مارے جانے کے بعد

مدائن فتح ہوا

اور باوجود اس کے کہ اس کو فتح کرنے میں سالہا سال لگے۔ آجتک مسلمان اس فتح کو معجزہ قرار دیتے ہیں۔ اور یورپ اس کی توجیہیں کرتا ہے۔ پس اگر اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہی شوکت حاصل ہوتی۔ جو حضرت عمرؓ کے وقت مسلمانوں کو حاصل تھی۔ اور اگر آپ اس گستاخی کے جواب میں کسریٰ پر حملہ بھی کرتے تو بھی مدائن کو فتح کرنے میں کئی سال لگتے۔ اور ممکن تھا۔ کہ اس عرصہ کے بعد کسریٰ کسی اور علاقہ میں بھاگ جاتا۔ یا کہیں چھپ جاتا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے حملہ سے محفوظ رہتا۔ غرض انسانی تدابیر کے ساتھ اگر یہ بات ممکن بھی ہوتی۔ تب بھی اسکے لئے سالوں چاہیئے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور جب تیسرے دن وہ لوگ جواب کے لئے حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم جاؤ۔ اس زمانہ میں کسریٰ کی رعایا اسے خداوند کہکر یاد کیا کرتی تھی۔ گویا وہ ان کا

مجازی خدا

تھا۔ اور ہمیشہ بات کرتے وقت وہ کسریٰ کو خداوند کہتے۔ اور کہا کرتے کہ ہمارا خداوند یوں کہتا ہے۔ آپ نے بھی اسی محاورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا۔ جاؤ۔ میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ آج کی رات اس نے تمہارے خداوند کو مار ڈالا ہے۔ وہ لوگ یہ الفاظ سن کر کانپ اٹھے۔ اور کہنے لگے شاید یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ جو کسریٰ کی طاقت سے اس قدر ناواقف ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ اپنے اوپر رحم کریں کسریٰ کی فوجیں عرب کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گی۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے جو کچھ کہنا تھا کہدیا۔ میرا یہی جواب ہے۔ جاکر گورنر سے کہدو۔ وہ لوگ واپس چلے آئے۔ اور انہوں نے گورنر سے کہا۔ کہ یا تو وہ شخص دیوانہ ہے اور یا خدا کا نبی۔ گورنر کہنے لگا۔ ہم انتظار کریں گے۔ اگر اس کی یہ بات سچی

نکلی۔ تو وہ واقعہ میں خدا کا نبی ہوگا۔ اور ہم اس کی اطاعت میں جلدی کرینگے۔ غرض اس نے انتظار کیا۔ یہاں تک کہ ایران کے جہاز وہاں پہنچے اور

ایران کے بادشاہ کا خط

گورنر یمن کے نام آیا۔ اس زمانہ میں جیسا کہ دستور تھا۔ گورنر چند قدم بڑھ کر آگے آیا۔ اس نے ایلچی سے خط کو لیتے ہوئے اسے بوسہ دیا۔ سینہ سے لگایا۔ اور پھر اسے کھولا۔ مگر جب اس نے خط اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو معاً اس کا رنگ متغیر ہو گیا۔ کیونکہ اس پر اس بادشاہ کی مہر نہیں تھی۔ جو اس وقت حکمران تھا۔ جبکہ وہ گورنر بنایا گیا تھا۔ بلکہ اس کے بیٹے کی مہر تھی۔ اس نے خط کھولا۔ تو اس میں لکھا تھا۔ ہم نے اپنے باپ کے ظلموں کو دیکھ کر اور یہ محسوس کر کے کہ رعایا اس سے سخت تنگ ہے۔ اسے فلاں دن قتل کر دیا ہے۔ اور اب ہم

تخت حکومت کے وارث

ہیں۔ گورنر یمن نے جب حساب لگایا۔ تو اسے معلوم ہوا۔ کہ جس رات کسریٰ قتل ہوا۔ وہ وہی رات تھی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلایا تھا۔ کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو مار ڈالا ہے۔ پھر آگے لکھا تھا۔ ہمارے باپ نے عرب کے ایک مدعی نبوت کے متعلق بھی ایک

ظالمانہ حکم

جاری کیا تھا۔ ہم اسے بھی منسوخ کرتے ہیں۔ اس بارے میں قطعاً کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ اب کجا یمن اور کجا مدائن۔ سینکڑوں میلوں کا فاصلہ ہے۔ درمیان میں بیسیوں ایسی چھاؤنیاں ہیں۔ جو فوجوں سے پر ہیں۔ اور جنکا مقابلہ متمدن حکومتوں سے بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ قیصر کی حکومت بھی اپنی شوکت کے باوجود مدائن کو فتح کرنے سے قاصر رہی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس توپیں بھی ہوتیں۔ تو کہاں تک مار کرتیں۔ مگر دعا تھی۔ جو آسمان پر گئی۔ اور وہاں سے مدائن پر بم گرا۔ جس نے کسریٰ کو ہلاک کر دیا ہوائی جہازوں کے بم ادھر ادھر گر سکتے ہیں۔ مگر

دعا کا بم

کبھی خطا نہیں کرتا۔ اور ہمیشہ نشانہ پر بیٹھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہی حال تھا۔ دشمنوں نے آپکو گرفتار کرنا چاہا۔ مگر خدا نے ہمیشہ آپ کو محفوظ رکھا۔ ایک انگریز پادری تھا۔ اس نے ایک شخص کو سکھلایا۔ کہ تو کہے حضرت مرزا صاحب نے اسکے قتل کے لئے اسے بھیجا ہے۔ وہ زمانہ آج سے ۲۵ سال پہلے کا تھا۔ جبکہ ہر انگریز کو دنیا میں خدا کا بروز سمجھا جاتا تھا۔ اور بڑے سے بڑا نواب بھی اس کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا۔ اور کانپتا تھا۔ اس وقت ایک پادری شکایت کرتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک شخص کو میرے قتل کے لئے بھیجا ہے۔ ڈپٹی کمشنر بغیر تحقیقات کئے آپکے نام وارنٹ جاری کر دیتا ہے۔ مخالف خوش ہوتے ہیں۔ کہ ابھی مرزا صاحب ہتھکڑی پہنے عدالت میں حاضر کئے جائیں گے۔ مگر ادھر ڈپٹی کمشنر نے وارنٹ جاری کیا۔ ادھر بغیر کسی قسم کی زمینی اطلاع کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا جاتا ہے۔ کہ

حکومت کی طرف سے ایک خطرہ

ہے۔ مگر وہ یونہی اڑ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کو اپنی جماعت میں بیان کر دیتے ہیں۔ ادھر عیسائی آریہ اور غیر احمدی مولوی تمام اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گرفتار کرائیں۔ چونکہ

لیکھرام کا واقعہ

ابھی تازہ تھا۔ اس لئے پنڈت ملکرام بھمبوت مشہور آریہ وکیل اپنی خدمات عیسائیوں کے لئے مفت پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ وہ نہ صرف لاہور کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ بلکہ بٹالہ آنے کے لئے بھی ہر وقت تیار ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

بھی عیسائیوں کی امداد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ میں عدالت میں مرزا صاحب کے خلاف گواہی دوں گا۔ کہ یہ شخص واقعہ میں ایسا ہی مجرم ہے۔ غرض سارے کے سارے دشمن ملکر عدالت میں اس امید کے ساتھ جاتے ہیں۔ کہ وارنٹ گیا ہوا ہے۔ ابھی مرزا صاحب کو ہتھکڑی لگ کے عدالت میں حاضر کیا جائے گا۔ لیکن

الٰہی تصرف اور خدائی سامان

جن کے سامنے انسانی تدابیر سب باطل ہو جاتی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ہوتا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل آزادی کے ساتھ عدالت میں پہنچتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر آپ کو نہایت اعزاز سے کرسی پر بٹھاتا ہے۔ یہ دیکھ کر دشمن حیران ہو جاتا ہے۔ کہ جاری تو وارنٹ ہوئے تھے۔ مگر یہ آزادانہ طور پر یہاں کس طرح پہنچ گئے۔ مگر ان کو کیا معلوم کہ الٰہی تصرف نے وارنٹ کے ساتھ کیا کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے وارنٹ تو جاری کر دیا۔ لیکن اس کی

تعمیل میں التواء

ہو گیا۔ وارنٹ کہیں کاغذوں کے نیچے دب گیا۔ تیسرے دن اسے خیال آیا۔ میں نے جو وارنٹ جاری کیا ہے۔ مجھے اس کے جاری کرنیکا اختیار نہیں تھا۔ وہ فوراً گورداسپور تار دیتا ہے۔ کہ میں نے جو مرزا صاحب کے متعلق وارنٹ جاری کیا ہے۔ اس کی تعمیل نہ کی جائے۔ گورداسپور کی عدالت والے حیران ہوتے ہیں۔ کہ ایسا وارنٹ تو کوئی آیا نہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ ایسا وارنٹ ہمیں نہیں ملا۔ آخر وارنٹ جاری کرنے والے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے کاغذات میں ہی پڑا رہتا ہے۔ اور اسے بھیجنے کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔

گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر

جو ابتک زندہ ہے۔ ڈگلس اس کا نام تھا۔ وہ سخت متعصب عیسائی تھا۔ اس کے تعصب کی یہ ایک مثال ہے۔ کہ جب وہ آیا۔ تو اس نے آتے ہی کہا۔ کہ میں سنتا ہوں۔ یہاں ایک شخص مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ کیا ابھی تک اسکو سزا نہیں ملی۔ یہ حالات تھے۔ مگر مقدمہ کے دوران میں اس کے دل میں میخ کی طرح یہ بات گڑ جاتی ہے۔ کہ مرزا صاحب پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بیان کیا۔ میں نے دیکھا۔ بٹالہ کے سٹیشن پر ڈگلس صاحب گھبرائے ہوئے پھر رہے ہیں۔ کبھی ادھر جاتے ہیں۔ کبھی ادھر۔ میں نے ان کے لئے کرسی بچھائی۔ مگر وہ نہ بیٹھے۔ میں نے کہا۔ آپ بیٹھ جائیں۔ وہ کہنے لگے۔ میری طبیعت خراب ہے۔ اتنا کہکر پھر ان پر گھبراہٹ غالب آگئی۔ اور وہ

مضطربانہ حالت

میں ٹہلنے لگ گئے۔ میں نے کہا صاحب آخر بات کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں حیران ہوں۔ کہ کیا کروں۔ ایک طرف مجھ پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ مرزا صاحب پہلی دفعہ قابو آئے ہیں۔ انہیں اچھی طرح سزا دی جائے۔ دوسری طرف میری یہ حالت ہے۔ کہ میں جدھر جاتا ہوں مرزا صاحب کی صورت میرے سامنے آجاتی ہے۔ اور وہ یہ کہتی مجھے نظر آتی ہے۔ کہ الزام بالکل جھوٹا ہے۔ اتنا کہکر ڈگلس صاحب بیٹھ گئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بتایا۔ میں تو پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ یہ شخص سچا ہے۔ اور جو مقدمہ کھڑا کیا گیا۔ محض جھوٹا اور بناوٹی ہے۔ وہ پوچھنے لگے پھر اس کے لئے کیا تدبیر اختیار کی جائے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا۔ تدبیر یہ ہے۔ کہ گواہ کو عیسائیوں کے قبضہ سے نکالا جائے۔ اور اس سے صحیح صحیح واقعہ پوچھا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے فوراً آرڈر دیدیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے اس شخص کو اپنی حراست میں لے لیا اور اس سے اصل واقعہ پوچھا۔ چونکہ وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ اور عیسائیوں نے اسے دھمکایا تھا۔ اس لئے پہلے تو اس نے یہی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے مجھے فلاں پادری کو قتل کرنے کے لئے بھیجا۔ مگر جب اسے تسلی دیکر پوچھا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ اگر وہ سچ بول دیگا۔ تو اسے کسی قسم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ تو وہ روتا ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کے قدموں پر

گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے عیسائیوں نے یہ سکھلایا تھا۔ کہ میں مرزا صاحب پر یہ الزام لگاؤں۔ اور مجھے کہا گیا تھا۔ کہ اگر تم الزام نہیں لگاؤ گے۔ تو تمہیں چوری کے جرم میں ہم سزا دلوا دیں گے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے یہ سارا واقعہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو بتلایا۔ جس سے ان کی تسلی ہو گئی۔ اور دو تین معمولی پیشیوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری کر دیا گیا۔ ڈگلس آجتک زندہ ہے۔ اور وہ بیان کیا کرتا ہے۔ کہ میری زندگی میں یہ

ایک عجیب واقعہ

ہوا۔ کئی انگریزوں کو وہ یہ واقعہ سنا چکا ہے۔ اور جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ اپنی زندگی کا کوئی عجیب واقعہ سناؤ۔ تو وہ یہی قصہ بیان کیا کرتا ہے۔

غرض یاد رکھو۔ جو کام دعا کر سکتی ہے۔ وہ نہ توپ کر سکتی ہے۔ نہ بندوق کر سکتی ہے۔ نہ تلوار کر سکتی ہے۔ نہ گولہ بارود کر سکتا ہے۔ نہ تیر و تفنگ کر سکتا ہے۔ نہ فوجیں کر سکتی ہیں۔ وہ خدا کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ اور یاد رکھو۔ کہ یہ وہ دن ہیں۔ جن میں خدا کہتا ہے۔ کہ مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں دونگا

پس ان دنوں میں دعائیں کرو۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ سلسلہ اور اسلام کی ترقی اور جماعت کی اصلاح کے لئے بھی۔ اور دعا کرو۔ کہ اللہ تعالٰے اپنا فضل فرما کر قلوب میں وہ نور پیدا کرے۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دنیا پر کفر غالب آ رہا ہے۔ دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ اور عقائد میں تزلزل واقع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے۔ کہ وہ دن جن کے متعلق کفر اور فلسفہ کہتا ہے۔ کہ نہیں آئیں گے جلد از جلد آئیں۔ دنیا میں اسلام کی شوکت ظاہر ہو۔ اور دین کا جلال چمکے ٭

69

کارکنانِ جماعت ہائے احمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

نظارت دعوۃ کے مہتمان تبلیغ کے سالانہ دورہ کا پروگرام

ذیل میں مہتمان تبلیغ کے سالانہ دورہ کا پروگرام احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اس ترتیب کے ساتھ مہتمم اپنے علاقہ کا دورہ کریں گے۔ ان پر نظارت ہذا کی طرف سے یہ فرض عائد کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس پروگرام کی ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دوران سال میں کم از کم دو دفعہ ہر جماعت میں دو دفعہ دورہ کریں۔ قیام کی مدت حالات کے ماتحت وہ کم و بیش کر سکتے ہیں۔ نیز کسی جماعت یا جماعتوں کے کسی حلقہ میں پہنچنے کی تاریخ سے مہتمم خود کارکنان جماعت کو کم از کم دس دن پہلے اطلاع دینگے تاکہ اگر کوئی جماعت ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئی جلسہ یا مناظرہ کرانا چاہے۔ تو اس کے لئے قبل از وقت انتظام کرے جماعتیں اس وقت جس طریق سے جلسے یا مناظرے کراتی ہیں۔ وہ نظارت ہذا کیلئے علاوہ بہت سی مشکلات پیدا کرنے کے اخراجات کی زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ ایک ہی وقت میں پندرہ بیس جماعتوں کی طرف سے درخواستیں آجاتی ہیں۔ کہ انہوں نے ایک معین مہینے میں جلسے یا مناظرے کرانے ہیں مبلغین کے بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔ مگر نظارت ایک ہی وقت میں سب کے مطالبات پورے نہیں کر سکتی۔ جس کی وجہ سے بعض جماعتوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے آئندہ جماعتیں اس پروگرام کی ترتیب کے مطابق اپنے جلسوں یا مناظروں کو ترتیب دیں۔ مبلغین ۷ ار جنوری ۱۹۳۳ء کو اپنے اپنے حلقوں کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اور رمضان کے اختتام پر وہ اپنا سالانہ پروگرام شروع کر دیں گے۔ جہاں جماعتیں کمزور ہیں۔ وہاں مہتمان کو کم از کم ایک ہفتہ ٹھہرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ مناظروں کے متعلق میری یہ رائے ہے۔ کہ بغیر کسی اہم ضرورت کے مناظروں کا چیلنج قبول نہ کیا جائے۔ اور اگر کسی کی طرف سے چیلنج پر اصرار ہو۔ اور یہ اصرار لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کا موجب ہو۔ تو وہ چیلنج قبول کر لیا جائے۔ اور مہتمم علاقہ سے جس کا ہیڈ کوارٹر لینے مرکزی جائے مقام اس ضلع کا شہر ہوگا جس میں وہ دورہ کر رہا ہوگا۔ خط و کتابت کر کے چیلنج دینے والوں کو اس کی آمد کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے۔ کہ مبلغ کے پہنچنے پر ان کے ساتھ مناظرہ کیا جائے گا۔

غیر معمولی حالات میں اہم مناظرہ کرنے کی اجازت اس صورت میں ہوگی۔ جب فریق مقابل مناظرہ کے لئے اپنے مشہور مناظر پیش کرے۔ اور تحریری مناظرہ کرنے پر راضی ہو۔ تا اس کی اشاعت سے حق و باطل ہمیشہ کے لئے لوگوں کی نظروں میں واضح طور پر عیاں رہے۔ جیسا کہ ابھی حال میں جہلم کا مناظرہ عیسائیوں کے ساتھ ہوا ہے۔ ایسے مناظروں کے لئے مرکز کی طرف سے الگ انتظام کیا جائے گا۔

اس طریق کے سوا مناظرات مفید نتائج نہیں پیدا کرتے۔ اور خود مناظرین کے اخلاق پر ایک برا اثر پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ لہذا جماعتیں سابقہ طریقہ ہائے جلسہ و مناظرہ چھوڑ کر اپنے آپ کو دائرہ انضباط میں محدود کریں۔ اور حتے الوسع اس پروگرام کی ترتیب کو ملحوظ رکھیں۔

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ مبلغین نظارت دعوت و تبلیغ اپنے اپنے حلقہ میں عام نظارتوں کے لائحہ عمل کے نافذ کرانے میں اسی طرح ذمہ وار ہوں گے۔ جیسے نظارت ہذا ہے۔ اس بارے میں مجلس کا ریزولیوشن نظارت اعلےٰ کی طرف سے الگ بھی شائع کیا جائے گا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مبلغین کے نام اور ان کے حلقہ ہائے تبلیغ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

مولوی محمد یوسف شاہ صاحب حلقہ شمالی کشمیر

علاقہ لار۔ گاندربل۔ کنگن۔ گنڈ۔ کلان۔ سونہ مرگ۔ بال ٹل۔ سربل نی مرگ۔

علاقہ دراس۔ پاندرس۔ بسکی۔ وادی بت کلن۔ وادی کوبال وادی تیلیل۔

علاقہ گریس۔ شرون۔ گنہار۔ ومضافات ترگ بال۔ کورگ بال۔ ماشری گام۔ ڈیر لہائے۔ بجروال۔ بانڈی پورہ۔ اور مضافات۔ سوپور ملحقہ جات۔ بارہ مولا

علاقہ ہندواڑہ۔ لدھرون

مولوی عبد الواحد صاحب حلقہ جنوبی کشمیر

۱۔ سری نگر۔ پان پور۔ وانتی پورہ بجبیاڑہ۔ آردن

۲۔ علاقہ سرال و ملحقہ جات

۳۔ علاقہ اسلام آباد۔ بون۔ بجوہڑ۔ میشن مقام پہلگام اچھابل۔ بروبخی۔ دیالگام۔ اندورہ و ملحقہ جات۔ اکن گام۔ بڈر۔ وان گام و ملحقہ جات۔ ڈورو۔ دیری ناگ و مضافات بجنہ بل شیو۔ جہان پورہ و مضافات

۴۔ علاقہ تحصیل کولہ گام۔ یاڑی پورہ و مضافات۔ کن پورہ و مضافات آسنور۔ ریشی نگر منز گام کھرد و مضافات

۵۔ علاقہ شوپیاں۔ مانلو۔ تیلبورہ۔ چرار۔ پوامہ و مضافات

حلقہ مولوی دل محمد صاحب

امرتسر۔ بھڈیار۔ بھسے۔ ترنتارن۔ بمیں وندڑ۔ ویرووال۔ رعیہ۔ بابا بکالہ۔ بھوئے وال۔ قادر آباد۔ ٹرپئی۔ بھومال وڈالہ۔ بشمولہ ہمزہ عنایت پور۔ چک سکندر۔ جیاری۔ اجنالہ۔ کڑیال۔ گلاں والہ۔ رنداس

ضلع سیالکوٹ۔ عزیز پورہ عرف ڈگری۔ کوٹ آغا۔ قلعہ صوبا سنگھ واقع زید کا گھٹالیاں۔ جونڈہ سیالکوٹ۔ مانگا چاگریاں بشمولہ کھاندالی۔ بھاگووال۔ اوما بشمولہ بھاگو بھٹی۔ درگانوالی۔ کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ چھاؤنی۔ سمبڑیال۔ کوروال۔ ہیڈ مرالہ۔ ڈسکہ

گوجرانوالہ۔ بشمولہ تلونڈی۔ ترگڑی۔ گجو چک تلونڈی کھجور والی۔ فیروز والہ۔ بقاپور۔ سوہدا بشمولہ تولیکی۔ آدوارائیں کورٹانہ۔ گوجرانوالہ وزیر آباد۔ لویری والا۔ حافظ آباد۔ پریم کوٹ۔ کولو تارڑ پیپرکوٹ۔ مانگٹ اونچے۔ بھڑی شاہ رحمان۔ بہلولکے۔ اکال گڑھ۔ مدرسہ سکھیکی۔

شیخوپورہ۔ کوٹ رحمت خان۔ چک چھور 117 سید والہ۔ پنڈی حبری۔ ننکانہ کرم پورہ۔ شیخوپورہ۔ آنبہ و چک نمبر ۶۔ شاہ مسکین۔ بہلینی۔ شاہدرہ

حلقہ مولوی عبد الغفور صاحب

ضلع گجرات۔ گجرات شہر۔ کھوکھر رشتہ دیوال۔ چوکن نوالی کنجاہ۔ جبوکے۔ سدوکے گوئیکی لنگے۔ سعد اللہ پور۔ رجوعہ ہیلاں۔ لکھنانوالی۔ پنڈی بہاؤالدین۔ مونگ۔ رسول۔ ڈنگہ سماعلہ۔ چک بانسر پال۔ کھاریاں تھال۔ بلانی۔ لالہ موسیٰ ماجرہ۔ معین الدین پورہ۔ سوہل شیخ پور۔ سوک جلالپور جٹاں کڑیانوالہ۔ بھوا۔ کوٹلہ گگرانی

ضلع میانوالی۔ دریا خاں بھکر۔ کندیاں۔ عیسیٰ خیل

ضلع کیمبل پور۔ بسال وغیرہ

ضلع جہلم۔ احمدی پور کالا گجراں۔ چکوال۔ دوالمیال بھیال کلر کہاں۔ رہتاس دہرگی راولپنڈی۔ جہاں مندوال۔ علاقہ سوائے رچنگا بنگیال۔ مری۔ خرم گجر

حلقہ مہاشہ محمد عمر صاحب

ضلع جالندھر۔ جالندھر شہر و چھاؤنی۔ جمشیر۔ قادیانوالی نکودر۔ نور محل۔ صریح گھلسن۔ میانوالی اراعیاں ماد مخلوانوالی۔ پھلور۔ بنگہ لنگیری بہرام جنڈیالہ کھماچوں۔ مکند پور۔ اوڑ۔ کریم پور ریسیاں۔ راہوں۔ لنگڑوعہ کریام

ضلع ہوشیار پور۔ ہوشیار پور شہر کا گڑھ بلاچور سجووالی کنگنہ۔ سٹروعہ بنام بیگم پور ہیرم پور گڑھ شنکر و مضافات ماہل پور ہوشیار پور پھگلانہ ٹپیانہ اسرانہ پھمبیاں شام چوراسی ضرب دیال سرشت پور ہیرم۔ بیگم پور جنڈیالہ۔ دسوہہ اجمیر عالم پور کیریاں گھسیٹ پور گڑھ دیوالہ۔ کپور تھلہ۔ سلطان پور بھاگو ارائیں نوہیاں خاص و دیگر مضافات

ضلع کانگڑہ۔ دہرم سالہ۔ پالم پور۔ ہادون

حلقہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور

ضلع سرگودہا۔ میانی۔ بھیرہ۔ چک بنیار۔ کوٹ مومن۔ حویلی بہادر خاں۔ مڈھ رانجھا۔ جلال پور۔ اور حمہ چک نمبر ۱۷ و چک نمبر ۸۱ و چک نمبر ۱۳۰ و چک نمبر ۸۶ و چک نمبر ۳۵ و چک نمبر ۳۳ و چک نمبر ۳۷ و چک نمبر ۴۱ و چک نمبر ۴۳ و چک نمبر ۴۹ و چک نمبر ۱۶ و چک نمبر ۹۹ و چک نمبر ۹۸ و چک نمبر ۸۷ و چک نمبر ۸۶ و چک نمبر ۷۹ سرگودہا و چک نمبر ۶۶ سلانوالی۔ سجوکہ۔ خوشاب۔ جھاوریاں

حلقہ مولوی محمد حسین صاحب

ضلع انبالہ۔ انبالہ شہر و چھاؤنی۔ بیرادر۔ سرہند۔ خانپور ہربنس پور بسی۔ بہبل پور۔ کھرڑ۔ روپڑ۔ اتر پور۔ کودال۔ بھیسہ چک نوہٹ۔ بہادلپور۔ شیر پور۔ غوث گڑھ۔ ہمبووالی۔ ماچھیواڑہ۔ بڈھیوال۔ لدھیانہ۔ رحیمٹ۔ باڑیوال۔ تہاڑہ نور پور۔ جگراؤں۔ ملا۔ رائے کوٹ۔ ملور۔ دھوری بھٹنڈہ۔ مانسہ۔ سنگرور۔ نابھہ۔ سامانہ۔ سنور۔ پٹیالہ۔ پائل راجپورہ ڈیرہ بسی افغاناں۔

حلقہ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب

صوبہ اڑیسہ۔ سنبل پور۔ بالیسر بھدرک درہ۔ کٹک۔ جاجپور ہنجاپور رسو گھڑہ۔ سرونیا گاؤں جیرا جیورہ۔ کندرا پاڑا۔ چودہ کھلاٹ پوری۔ سری پار خوردہ خاص خوردہ روڈ گیرنگ شتر دہاپور رمان بھوم۔ ٹاٹانگر۔ موسی بنی۔ نگریا۔ کڑاپلی۔ نیکالو

عیسائیت کے متعلق کتابیں

رقم زدہ جناب مفتی محمد صادق صاحب

اکثر احباب بدین خیال کہ عاجز نے موجودہ عیسویت کی تردید میں بہت کچھ مطالعہ کیا ہے۔ مجھ سے ایسی کتابوں کے نام دریافت کرتے رہتے ہیں جو عیسویت کی تردید میں مفید ہوں لہذا فائدہ عام کے واسطے ایسی کتب کی ایک فہرست شائع کی جاتی ہے۔

(۱) سب سے اول انسکلو پیڈیا برٹنکا ہے کہ وہ مضمون پڑھنے چاہیں۔ جو عیسائیت۔ انجیل۔ یسوع۔ مسیح وغیرہ الفاظ کے ماتحت لکھے گئے ہیں۔ یہ مضمون تحقیقی اور علمی رنگ میں لکھے گئے ہیں۔ اور عیسویت کے حالات پر بہت اچھی روشنی ڈالتے ہیں

(۲) ایسا ہی۔ انسکلو پیڈیا ببلی کا۔ مولفہ پادری شین صاحب بہت مفید محققانہ معلومات بہم پہنچاتی ہے۔

(۳) انسکلو پیڈیا جیواش۔ جو یہودیوں کے علماء نے اپنے زیر اہتمام تصنیف کی ہے۔ اس کے مضامین یسوع کے زمانہ کے حالات پر تفصیل وار ہیں۔

یہ ہر سہ کتب بڑے کتب خانوں میں مل جاتی ہیں

(۴) کرائسٹ متھ (افسانہ مسیح) مصنفہ مس الزبتھ ایونس مطبوعہ نیویارک۔ قیمت ایک روپیہ

(۵) کان ٹراڈکشنس ان دی ہولی بائیبل۔ (بائیبل میں متضاد باتیں) مطبوعہ امریکہ قیمت ڈیڑھ روپیہ

(۶) کروسی فکشن بائی این آئی وٹنس۔ انجیلی واقعہ صلیب کے چشم دید حالات۔ یہ ایک پرانی انجیل ہے۔ جو ۱۹۰۷ء کے قریب امریکہ میں انگریزی میں ترجمہ ہو کر چھپی قیمت تین روپے۔ اس کا اردو ترجمہ میاں معراج الدین عمر صاحب نے شائع کیا تھا اس میں لکھا ہے۔ کہ مسیح صلیب سے حالت بے ہوشی میں اتارا گیا تھا۔

(۷) پیگین کرائسٹس (غیر عیسائیوں کے مسیح) مصنفہ رابرٹسن مطبوعہ لنڈن۔ قیمت پانچ روپے

(۸) اوریجن آف دی ڈاکٹرن آف ٹرنٹی (مسئلہ تثلیث کا منبع) مصنفہ ایچ۔ ایچ سٹیفن۔ مطبوعہ لنڈن۔ قیمت ایک روپیہ

(۹) دی بائیبل ان ٹرسٹ وردی (ناقابل اعتبار بائیبل) مصنفہ ڈبلیو جے کل۔ مطبوعہ لنڈن۔ قیمت دو روپیہ

(۱۰) اوریجنس آف کرسچیانٹی (بنا بیخ عیسویت) مصنفہ ٹامس وٹے کر۔ مطبوعہ لنڈن۔ قیمت تین روپے

(۱۱) کرسچین آری جنس (بنا بیخ عیسائیان) مصنفہ آٹو فلائیڈرر قیمت مبلغ دو روپے۔

(۱۲) پال آرجی زز (یسوع یا پولوس) قیمت قریباً تین روپیہ

(۱۳) تولیدوت یہوشوع (ولادت مسیح پر یہودیوں کے خیالات) مطبوعہ۔ نیویارک۔ قیمت ایک روپیہ

(۱۴) ومن چرچ اینڈ سٹیٹ (عورت۔ کلیسیا۔ و حکومت)۔ مصنفہ مسز ٹلڈا جوسلین گیج۔ قیمت چار روپیہ۔ مطبوعہ امریکہ

(۱۵) بائیبل متھس اینڈ دے آر پے رے بل ان (انفاہائے بائیبل و دیگر اقوام) مصنفہ مسٹر ڈوان۔ مطبوعہ لنڈن قیمت تین روپے

(۱۶) کرائمز آف کرسچیانٹی۔ جرائم عیسویت مصنفہ جی ڈبلیو۔ فٹ مطبوعہ امریکہ۔ قیمت تین روپے

(۱۷) کرائمز آف پریچرز۔ جرائم پادریان مطبوعہ امریکہ قیمت تین روپے

(۱۸) فیلور آف دی چرچ۔ کلیسائے عیسویت کی ناکامی۔ مصنفہ ایک ممبر کلیسا۔ مطبوعہ لنڈن۔ قیمت دو روپے

(۱۹) خدا ادراس کی کتاب۔ مصنفہ صلادین مطبوعہ امریکہ قیمت ایک روپیہ

(۲۰) یہودی سوانح مسیح مصنفہ۔ جی۔ ڈبلیو۔ فٹ۔ مطبوعہ لنڈن قیمت دو روپے

(۲۱) جیواش سورسز آف دی سرمن آن دی ماؤنٹ۔ مصنفہ جیرارڈ فریڈ لینڈر۔ (پہاڑی وعظ کا یہودی منبع) مطبوعہ۔ لنڈن قیمت دو روپے

(۲۲) خطوط از جانب مسٹر جی۔ ڈبلیو۔ فٹ بنام یسوع مسیح مطبوعہ۔ امریکہ قیمت دو روپے

مذکورہ بالا سب کتب انگریزی زبان میں ہیں۔ ان میں سے بعض ایسی ہیں۔ کہ اب عام طور پر فروخت نہیں ہوتیں۔ امریکہ میں ایسی کتابیں پتہ ذیل سے مل سکتی ہیں۔ دی ٹرتھ سیکر کمپنی 62 ویسی اسٹریٹ نیویارک۔ اور لنڈن میں ایک کتب فروش ہے۔ جو ہر قسم کی کتب نئی اور پرانی یورپ اور امریکہ کی تلاش کر کے واجبی قیمت پر مہیا کر دیتا ہے۔ اس کا نام اور پتہ یہ ہے:۔

Probsthain & Co
Oriental Booksellers
41 Great Russell St
London W.C.1. England

اگر کوئی صاحب خود تردد نہ کرنا چاہیں۔ اور مجھے لکھیں۔ تو میں منگوانے کا انتظام کر دوں گا ؛

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ مفصلہ ذیل اردو کتب عیسائیت کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچاتی ہیں۔ یہ کتابیں قادیان کے کتب فروشوں سے یا ان کی معرفت مل سکتی ہیں

۲۳۔ چشمہ مسیحی۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۲۴۔ جنگ مقدس ،،
۲۵۔ کتاب البریہ ،،
۲۶۔ نور القرآن ہر دو حصہ ،،
۲۷۔ فصل الخطاب مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
۲۸۔ ابطال الوہیت مسیح ،،
۲۹۔ کفارہ تصنیف خاکسار محمد صادق
۳۰۔ فتوحات الٰہیہ مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب
۳۱۔ موجودہ بائیبل الہامی نہیں۔ مہاشہ فضل حسین صاحب
۳۲۔ تحفۃ النصاریٰ چودھری غلام احمد صاحب وکیل
۳۳۔ آئینہ احمدیت۔ مرزا محمد صادق صاحب
۳۴۔ موازنہ بائیبل و قرآن ،،
۳۵۔ تحفۂ اکرم۔ حکیم مفتی محمد منظور صادق
۳۶۔ مسیح ناصری کی موت ،،
۳۷۔ کسر صلیب ع۱ و ع۲ تصنیف میر محمد اسحٰق صاحب
۳۸۔ اظہار عیسوی مولوی رحمت اللہ صاحب مکی
۳۹۔ تحقیق الاناجیل۔ ڈاکٹر صادق علی صاحب

یہ سب کتب انگریزی و اردو قادیان کے کتب خانوں میں موجود ہیں

ضروری اعلان

اخبار سن رائز ستمبر ۳۲ء سے بند ہو چکا ہے جس کے متعلق اس کے ایڈیٹر سے فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی کوئی شخص اس کی قیمت نہ بھیجے۔ اور نہ ہی اخبار کی انتظار رکھے ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ)

خواجہ کمال الدین صاحب اور دعائے مغفرت

اخبار الفضل مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء میں "جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا افسوسناک انتقال" کے عنوان کے ماتحت جو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر میں خواجہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کا ارشاد فرماتے ہوئے کہا" صحیح نہیں۔ میں نے حضور کی تقریر اول سے آخر تک سنی۔ حضور نے دعائے مغفرت کے الفاظ بالکل استعمال نہیں فرمائے تھے۔ حضور کے ان الفاظ سے "کہ انہوں نے میری جتنی مخالفت کی وہ میں نے سب معاف کر دی۔ خدا تعالےٰ بھی ان کو معاف کرے" یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ فقرہ "خدا تعالےٰ بھی ان کو معاف کرے" انہی امور کے متعلق ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ نہ کہ خلافت کے انکار وغیرہ کے متعلق ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کسی کو معاف کر دے لیکن خدا تعالےٰ اسے معاف نہ کرے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ میں اپنی طرف سے معاف کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ بھی انہیں معاف کرے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ آپ نے دعائے مغفرت کا ارشاد فرمایا۔ یا آپ نے دعائے مغفرت کی درست نہیں۔ چنانچہ حضور کے آخری الفاظ جو مذکورہ بالا نوٹ میں درج ہوئے ہیں۔ وہ میری بات کی تائید کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

"خلافت کا انکار بڑی خطا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ مگر ہمارا جہاں تک تعلق ہے۔ ہمیں معاف کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک اگر ایسے شخص کی نیکیاں بڑھی ہوئی ہونگی تو اس سے بہتر سلوک کریگا" ؛

اصل بات کے اظہار کرنے کے لئے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں تا کسی صاحب کو اس بارے میں غلط فہمی نہ ہو (خاکسار جلال الدین شمس)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی مساعی کے نتائج

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بھیجے ہوئے وکلا نے ڈیڑھ سال سے جس ایثار اور اخلاص اور تندہی سے مظلومان کشمیر کی قانونی امداد کی ہے۔ اس کا ذکر اکثر درج اخبارات ہوتا رہا ہے۔ حال ہی میں بعض مقدمات کی کامیابی کی اطلاع ملی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ ؛

(۱) نوشہرہ سپیشل بنچ میں پندرہ مسلمانوں کے خلاف قتل کے الزام میں عرصہ پانچ ماہ سے مقدمہ چل رہا تھا۔ ملزمان کی طرف سے جناب میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر گوجرانوالہ ہر پیشی پر نوشہرہ پہنچ کر نہایت قابلیت اور محنت سے پیروی کرتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں عدالت نے تمام ملزموں کو بری کر دیا [illegible] جرم میں پانچ کو بری [illegible] یوں کو سزا دی ہے۔ ؛

(۲) پونچھ میں اٹھارہ مسلمانوں کے خلاف پولیس نے قتل کے الزام میں چالان پیش کیا تھا۔ جس کی ابتدائی تحقیقات سردار محمد ایوب خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوئی۔ ملزمان کی طرف سے جناب قاضی عبد الحمید صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر امرتسر پیرو کار تھے۔ پولیس نے ۹ چشم دید گواہوں کو پیش کیا۔ لیکن جناب قاضی صاحب کی قابلانہ جرح کے نتیجہ میں پولیس کی [illegible] کہانی کا راز طشت از بام ہو گیا۔ اور عدالت نے تمام ملزموں کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے رہا کر دیا۔

(۳) ڈاکٹر امام الدین صاحب اور میاں کریم بخش صاحب کی اپیل میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ عدالت عالیہ جموں میں پیش ہوئے۔ دونوں ملزمان بری کئے گئے

شمس کاشمیری اسسٹنٹ سکرٹری کشمیر کمیٹی

ساری دنیا کا نقشہ
اس وقت تک کہاں کہاں احمدیت پہنچی ہے

ماسٹر نذیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر سکرا ضلع میرپور یو۔ پی نے ساری دنیا کا نہایت خوبصورت رنگین اور رنگدار نقشہ اس بات کو مدنظر رکھ کر تیار کیا ہے۔ کہ اس وقت تک کہاں کہاں احمدیت پھیل چکی ہے۔ کس کس ملک میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ کہاں کہاں احمدی جماعتیں موجود ہیں۔ اور دنیا کا کتنا حصہ ایسا ہے۔ جہاں ابھی تک احمدی مبلغ نہیں پہنچے۔ نقشہ میں موزوں مقام پر ساری دنیا میں احمدیت پھیل جانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات درج کئے گئے ہیں۔ اور مختلف ممالک میں مناسب اشعار کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں کس طرح احمدیت پہنچی ؛

غرض نقشہ کو ہر لحاظ سے دلچسپ اور موثر بنانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ اور اس طرح ایسی چیز تیار ہوئی ہے جسے ہر احمدی کی آنکھوں کے سامنے رہنا چاہیئے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ تبلیغ احمدیت کے متعلق کتنا بڑا کام اس کے ذمہ ہے۔ اگر احباب نے حوصلہ افزائی

وصیتیں

نمبر ...۳ میں مسمات محمدی بیگم زوجہ فضل محمد خاں قوم سید عمر ۲۴ سال ساکن ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ

العبد:۔ محمدی بیگم زوجہ فضل محمد خاں صاحب

گواہ شد:۔ سید عبد المجید احمدی والد موصیہ۔

گواہ شد:۔ فضل محمد خاں احمدی شوہر موصیہ۔

نمبر ۳۵۴۶:۔ میں مسمی مرزا محمد حسین ولد حافظ غلام علی قوم مغل عمر ۲۴ سال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۲ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میں کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کا مالک نہیں میرا گذارہ صرف ملازمت پر ہے۔ اور میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۲۴/۱ روپیہ ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء سے شروع کرکے تادم زیست اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ مرزا محمد حسین احمدی کلرک آرسنل راولپنڈی

گواہ شد:۔ محمد رشید آرسنل کلرک راولپنڈی

گواہ شد:۔ ایم۔ اے۔ ایاز سکرٹری وصایا راولپنڈی

نمبر ۳۵۷۱۳:۔ میں مسمی فتح الدین ولد شیخ غلام محی الدین صاحب قوم شیخ پیشہ طبابت عمر تخمیناً ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۱ دسمبر ۱۹۱۳ء سکنہ صریح ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ بلکہ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تقریباً ۳۰/۱ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد:۔ میاں فتح الدین احمدی صریح۔

گواہ شد:۔ نواب الدین جنرل سیکرٹری فیروزپور پسر موصی

گواہ شد:۔ عبد اللہ ... سیکرٹری جماعت احمدیہ صریح و گوڑہ

نمبر ۳۶۹۳:۔ میں مسمی محمد عبد اللہ ولد ... بخش قوم شیخ نومسلم پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن گوڑہ گھوڑے ڈاکخانہ شنکر تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۲/۸ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد اس وقت صرف ایک مکان پختہ دو مرلہ واقع موضع گھوڑے میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً آٹھ صد روپے ہے لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اٹھارہ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ جو جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط العبد:۔ شیخ محمد عبد اللہ نومسلم سکنہ گوڑہ ڈاکخانہ شنکر تحصیل نکودر ضلع جالندھر گواہ شد:۔ ... فتح الدین حکیم احمدی صریح۔ گواہ شد:۔ نواب الدین جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ علاقہ فیروزپور حال وارد صریح۔ ضلع جالندھر

نمبر ۳۷۱۱:۔ میں مسمی فضل الٰہی ولد قاضی پیر بخش قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت ساکن رواں کے ڈاکخانہ گجرات تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۲/۶ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ قاضی فضل الٰہی ولد قاضی پیر بخش صاحب کھوکھر راجپوت از رواں ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبد الغفور احمدی سیکرٹری تبلیغ گجرات۔ گواہ شد:۔ عبد الغفور کتب فروش گجرات

نمبر ۳۷۰۳:۔ میں مسمی قاضی منظور احمد ولد زین العابدین قوم ارائیں پیشہ تبلیغ ملازمت عمر ۴۵ سال ساکن خانپور ڈاکخانہ سرہند ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۲/۱ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کچھ دینی کتب ہیں جنکی مالیت ۵۰ روپے ہے۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ قاضی منظور احمد احمدی

گواہ شد:۔ خاکسار عبد المجید پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کیبورتھلہ

گواہ شد:۔ قاضی صدیق احمد پسر موصی

نمبر ۳۶۲۸:۔ میں مسمات امۃ اللہ بیگم بنت مستری دین محمد صاحب قوم ... پیشہ تجارت عمر تخمیناً ... سال زوجہ عبد الواحد احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۲/۲ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری جائداد اس وقت صرف مبلغ آٹھ سو (۸۰۰) روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ بذمہ شوہر ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔

العبد:۔ بقلم خود امۃ اللہ بیگم۔

گواہ شد:۔ مستری عبد الواحد احمدی شوہر موصیہ سانگلا ہل

گواہ شد:۔ مستری دین محمد ولد امام الدین والد موصیہ قادیان

نمبر ۳۷۱۹:۔ میں مسمی سراج دین احمد ولد میاں پیراں دتا قوم ارائیں پیشہ ڈاکٹر ملازمت عمر قریباً تینیس سال ساکن حمزہ غوث ڈاکخانہ سیالکوٹ حال مقیم میو ہسپتال لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان پختہ و خام واقع حمزہ غوث جس کی قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ و ایک مکان پختہ واقعہ حمزہ غوث جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰/۱ روپیہ ہے۔ اس کے نصف کا میں مالک ہوں۔ اس کے علاوہ میری زرعی زمین واقعہ موضع مذکورہ ساڑھے چار گھماؤں ہے جس کی موجودہ قیمت ۲۲۵۰/۱ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۸۲/۱ روپیہ ماہوار ہے۔ علاوہ اس مقررہ تنخواہ کے مبلغ چالیس روپیہ ماہوار الاؤنس بھی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی ہوگی اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شنکر اچاریہ کے سابق سکرٹری مسٹر ہرکارے نے ۷۵ سناتنیوں اور سناتنی سبھاؤں کی طرف سے پونہ کے فرسٹ کلاس سب جج کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ گاندھی جی اور راج گوپال اچاریہ وغیرہ کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا جائے کہ وہ اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے سلسلہ میں کسی قسم کا پروپیگنڈا نہ کریں۔ عدالت سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ پنڈت مالویہ کو بھی مدعا علیہم میں رکھا جائے۔

گورنر مدراس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مدراس کونسل میں پیش ہونے والے اس بل کے متعلق جس کا اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ سے تعلق ہے وزیر ہند پر زور ڈالا ہے کہ اسے پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ اگر یہ پاس ہو گیا تو اس سے ... ہندو ... پہنچیگا ... ہمیشہ گوں اور ڈسپنسریوں میں احکام بھیج دئے ہیں۔ کہ آئندہ اچھوتوں سے غیر مساوی سلوک نہ کیا جائے۔ اور اگر کیا گیا تو گورنمنٹ اس کے متعلق کارروائی کریگی۔

سی پی کونسل میں ۲۱ جنوری مسٹر گوادائی کے اس بل پر بحث ہوئی کہ تمام اشخاص کو بلا ذات یا عقیدہ پبلک سڑکوں سکولوں۔ سراؤں اور کنوؤں وغیرہ کے استعمال کی اجازت ہو۔ یہ بل ۳۲ اور ۲۹ آراء کی نسبت سے پاس ہو کر سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

کپتان کولڈسٹریم سول سرجن پشاور جسے ایک شخص نے قتل کر دیا تھا اس کی بیوہ کو گورنمنٹ آف انڈیا نے غیر معمولی پنشن دینا منظور کیا ہے۔

خلاف قانون لٹریچر اسلحہ جات و بارود وغیرہ کی تلاش میں ۲۱ جنوری امرتسر میں آدھی رات کے وقت پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں بیک وقت تیس مکانات پر چھاپے مارے مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔ تلاشیاں زیادہ تر کانگرسی کارکنوں کی ہوئی ہیں۔

خفیہ پولیس کلکتہ کے ایک اعلیٰ افسر کا بیان ہے کہ کلکتہ کے ایک مکان کی تلاشی لینے پر پولیس کو ایسے کاغذات ملے ہیں۔ جن سے انہیں صوبہ بھر کے انارکسٹ ہیڈ کوارٹروں کا سراغ مل گیا ہے۔

طلائی معیار جب سے انگلستان نے ترک کیا ہے اس وقت سے آج تک ایک ارب ۴۳ کروڑ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

ریاست الور میں جو زرعی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی سفارشات کو منظور کرنے کے لئے مہاراجہ صاحب غور کر رہے ہیں۔ مالیہ کا ایک حصہ اور محصول چونگی ملا کر کل ۸ لاکھ روپیہ معاف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

اسمبلی کا بجٹ سشن شروع ہونے پر یکم فروری وائسرائے ممبروں کے سامنے جو تقریر کریں گے۔ سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات اور تیسری گول میز کانفرنس کے نتائج پر تبصرہ ہو گا۔

انند پور ضلع ہوشیارپور میں اچھوتوں نے پبلک کنوؤں سے پانی لینا شروع کر دیا تھا۔ ۲۰ جنوری کو برہمنوں نے ان کنوؤں۔ اچھوتوں اور اچھوت ادھار کے حامی ہندوؤں کا بائیکاٹ کر دیا۔

ماؤنٹ ایورسٹ ... کی سب سے بلند ترین چوٹی پر پہنچنے کی کوشش کرنے کے لئے ۲۰ جنوری لنڈن سے ایک مہم جو چودہ افراد پر مشتمل ہے روانہ ہوئی۔ لیڈر نے بیان کیا کہ دارجلنگ اس مہم کی سرگرمیوں کا مرکز ہو گا جہاں سے مارچ میں چوٹی کو سر کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

ماسٹر تارا سنگھ مشہور سکھ لیڈر کو شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی ممبری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ لگاتار کمیٹی کے تین جلسوں میں شامل نہیں ہوئے۔ سکھوں کے بعض حلقوں میں کمیٹی کی اس کارروائی کو قابل اعتراض قرار دیا جا رہا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ صوبہ پنجاب میں گاندھی جی کے متعلق تمام فلموں کی ممانعت کر دی ہے۔

مسٹر محمد صادق انسپکٹر پولیس لاہور جو حیدر آباد دکن میں ایک مفرور کا تعاقب کرتے ہوئے ڈاکو کی گولی سے ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کی بیوہ کو پنشن دینے کا مسئلہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے تجہیز و تکفین وغیرہ کے لئے پانصد روپیہ کی امداد دی ہے۔

پریذیڈنٹ ہوور نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ مالی سال کے اختتام پر امریکہ کو پچاس کروڑ ڈالر کا خسارہ رہیگا۔ اس کے ازالہ کا طریق یہ بتایا گیا ہے کہ ٹیکس بڑھا دئے جائیں۔

تخفیف کمیٹی کی سفارشات کی تعمیل میں گورنر با جلاس کونسل نے حکومت پنجاب کے دفاتر کے اوقات میں اضافہ کر دیا ہے چنانچہ یکم فروری ۱۹۳۳ء سے تمام دفاتر صبح دس بجے سے ساڑھے چار بجے شام تک کھلے رہا کریں گے۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ایک اجلاس ۲۲ جنوری رات کے ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں الور اور اصلاحات کے طریق کار پر بحث رہی۔

منچورین گورنمنٹ کے وزیر اعظم کے متعلق ریوٹر کی ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ ۲۲ جنوری اس پر بم پھینکا گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔

مسٹر حسن شاہ انسپکٹر جنرل الور کو ۲۱ جنوری مہاراجہ صاحب نے بارہ گھنٹے کے اندر الور ریاست کی حدود سے باہر نکل جانے کا حکم صادر کر دیا وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر موصوف مہاراجہ صاحب کے بہت منظور نظر تھے۔

جینیوا سے ۲۴ جنوری کی اطلاع ہے کہ ۱۹ طاقتوں پر مشتمل لیگ اقوام کی کمیٹی نے جاپان کو ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس عرصہ میں اس سے چین و جاپان کی جنگ کے متعلق کمیٹی کی تجاویز کو مسترد یا منظور کرنے کے اعلان کا مطالبہ کیا جائیگا۔

کرنل اوگلوی نے ۲۲ جنوری وائسرائے سے ملاقات کے دوران میں تجویز پیش کی کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو ان شکایات پر غور کرے جن کی وجہ سے الور میں فساد رونما ہوا۔

ڈاکٹر سبھرائن نے مدراس کونسل میں اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق جس بل کے پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا ۲۳ جنوری نئی دہلی سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ ولنگڈن نے اسے مدراس کونسل میں پیش کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ اس میں جو سوال اٹھائے گئے ہیں۔ وہ عمومیت سے ہندوؤں کے مذہبی اعتقادات اور رسوم پر اثر ڈالتے ہیں اس لئے وہ صحیح طور پر آل انڈیا حیثیت رکھتے ہیں۔ پس اسے صوبجاتی معاملہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ مسٹر رنگا آئر کے اچھوت چھات کی منسوخی کے بل کو اسمبلی میں پیش ہونے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ مگر کہا گیا ہے کہ پیشتر اس کے کہ گورنمنٹ یہ فیصلہ کرے کہ اس نے کیا رویہ اختیار کرنا ہے وہ ہندوؤں کی رائے عامہ معلوم کرنے کی کوشش کریگی۔ گاندھی جی کو جب گورنمنٹ آف انڈیا کے اس فیصلے سے اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد مفصل بیان دونگا۔

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبران کے متعلق سیاسی حلقوں کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ اس میں ہوس آف کامنز اور ہوس آف لارڈز کے دس دس ممبر لئے جائیں گے۔ ہندوستانیوں میں سے گورنمنٹ ہند نے بیس ممبروں کے لئے زور دیا ہے لیکن

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی